ادارہ الفرقان کی پیشکش (اُردو ترجمہ)

|| ما كان هذا منهجنا ولن يكون ||

|| یہ ہمارا منھج نہیں ہے ۔۔۔ اور نہ ہی کبھی ہوگا ||

شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی حفظہ اللہ

الحمد لله القوي المتين، والصلاة والسلام على من بُعِث بالسيف رحمة للعالمين،

اما بعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو صبر کرو اور(دشمنوں کے) مقابلہ میں ثابت قدم رہو اور (جہاد کےلیے) کمربستہ رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ وہ تم کو فتح سے ہمکنار کرے (آلِ عمران ۔ ۲۰۰)

ہم نے راہِ جہاد پر گامزن لوگوں کے متعدد مختلف احوال و کیفیات کا مشاہدہ کیا ہے ۔ کچھ لوگ ایسے تھے جو تھوڑی دیر کے لیے اس راستے پر چلے مگر ثابت قدم نہ رہ سکے اور شروع راستے میں ہی ملنے والے پہلے موڑ پر اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ سو وہ پہلی مشکل اور آزمائش کے ظاہر ہونے پر ہمت ہار کر بیٹھ گئے۔ کچھ وہ تھے کہ جو راستے کے درمیان تک تو چلے مگر راہ کی سختی،تکالیف اور ممکنہ مشکلات کو دیکھ کر صبر اور استقامت نہ دکھا سکے۔چناچہ انہوں نے بیچ راہ ہی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ جو اس راستے پر آخر تک پہنچنے میں کامیاب رہے لیکن پھر صبر و استقلال کو قائم نہ رکھ سکےاور الٹے پاؤں پھر گئے ۔ اور ان تمام کا حکم اس شخص کے حکم کی طرح ہے کہ جو اس راستے پرایک قدم بھی نہ چلا ہو۔ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو شیطان نے خواہشات اور شبہات کے ذریعے ورغلا کر گمراہ کر دیا ہے، پس وہ اپنے اعمال کے بارے میں دھوکے کا شکار ہوئے اور اپنے حقیقی مقصد سے منحرف ہو گئے اور ان

کا گمان یہ ہے کہ وہ بہت اچھے عمل کر رہے ہیں ۔ ان میں ایسے بھی ہیں کہ جن کو اللہ نے علم پر گمراہ کر دیا۔ اور بہت تھوڑے لوگ ایسے ہیں کہ جو جہاد کے راستے پر ثابت قدمی، استقلال اور ہمت و صبر کے ساتھ گامزن ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کر لیں اپنے اس وعدے کی سچائی کے ساتھ کہ جو انہوں نے اللہ سے کیا ہے۔ صدیقین و صالحین؛ وہ کہ جو نہ تو بدلتے ہیں اور نہ ہی راہ حق سے ہٹتے ہیں۔

بے شک ہمارے لیے عراق کے جہاد میں بہت سی نشانیاں اور عبرتیں تھیں۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں سو اس کو ہمہ وقت اس زمین پر اپنے آگے چلتا ہوا پاتے ہیں، اور ہر دن، ہر گھڑی، ہر لمحہ ہم واقعتاً اِسی کے سہارے زندگی گزارتے ہیں۔ اور کوئی شخص قرآن کا فہم نہیں رکھتا جیسا کہ ایک مجاہد اور نہ ہی کوئی اس دین کی حقیقت سے واقف ہے جیسا کہ مجاہد ۔

بےشک اللہ نے ہم پر اپنا فضل کیا اور ہمارے لیے عراق میں جہاد کا دروازہ کھولا۔ پس مہاجرین ہر سمت سے کھنچے چلے آئے اور اس سرزمین پر مجتمع ہو نا شروع ہو گیے، سو توحید کا جھنڈا بلند ہوا اور مہاجرین و انصار کا ایک چھوٹا سا گروہ متروک سازو سامان، برہنہ سینوں، اللہ کی نصرت پر کامل یقین

اور اللہ کی شریعت کی تحکیم کا بھرپور عزم لیے ہوئے تاریخ کی ایک بہت بڑی قوت کے ساتھ برسرِپیکار ہوا، اس حال میں کہ ان کا جسم عراق میں، ان کی روح محصور شدہ مکہ میں، ان کے قلوب بیت المقدس میں اور ان کی نگاہیں روم پر تھیں۔

جنگ کا زور شدت پکڑتا گیا اور شعلے مزید بھڑکنے لگے۔ پس ثابت قدم ثابت قدمی اور مضبوطی کے ساتھ اپنے رستے پر ڈٹے رہے اور ہمت ہارنے والے ڈھیر ہونا شروع ہوگئے ۔ پھر مجاہدین کے بازو مضبوط ہوئے اور خوابوں کی تکمیل ممکن ہوئی۔ عراق کے مجاہدین مسلمانوں کے لیے التزام جماعت اور باہمی اتحاد کے سب سے زیادہ حریص تھے۔ اسی لیے ہم نے دیکھا کہ شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ نےشیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی بیعت کرنے میں بالکل تاخیر سے کام نہیں لیا اور ان کے بھی پیشِ نظر صرف یہ ہی مقصد تھا کہ مسلمانوں کو ایک کلمے پر متحد کیا جائےجس سے کافرغضبناک ہوں اور مجاہدین کے حوصلے مزید بلند ہوں۔یہ بیعت بہت مبارک تھی اور اس کےبعد دنیا کے دوسرے علاقوں میں بھی اسی طرز پربیعت کرنے کی بنیاد پڑی۔مومنین کو راحت نصیب ہوئی اور مجاہدین میں سے بہت سےشہسوار رفعت وعظمت سے سرفراز ہوئے، خوابوں کی تعبیریں نزدیک تر ہوگئیں، قتال کی شدت میں اضافہ

ہوا،جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے، صفوں میں تفریق پیدا ہونا شروع ہوئی، بے عزت لوگ بے عزتی پر راضی ہوئے ، منحرف ہونے والے انحراف کا شکار ہوئے، گمراہ ہونے والے گمراہی میں جا پڑے، اور پختہ ارادوں کے حامل مجاہدین ثابت قدم اور مضبوط رہے۔پس اللہ نے ان کو فتح سے ہمکنار کیا اور مجلس شوریٰ المجاہدین کا قیام عمل میں آیا۔اور اس کے بعد مزید چند ماہ سے زیادہ وقت نہیں لگا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو اس فیصلے کےقابل بنا دیا، اورانہوں نے دولت الاسلامیہ کی اقامت کا اعلان کر دیا۔یہ ایک گونجدار اور بلند آہنگ اعلان تھا کہ جس نے امت کے ایک دیرینہ خواب کو حقیقت کے رنگ میں ڈھال دیااور مجاہدین تنظیمی تعاصب اور تنگی سے نکل کر اسلامی ریاست کی وسعتوں میں داخل ہوئے۔ ریاست کے امیر اور ان کے مہاجر وزیر ، اللہ ان دونوں پر اپنی رحمت فرمائیں ، نے القائدہ فی بلاد العراق کے تحلیل ہوجانے کا اعلان کردیا، ہمیشہ کے لیے کبھی نہ پلٹنے کے ارادے سے۔اس تاریخ ساز واقعہ نے کفار کے دلوں کو دہشت زدہ کر دیا اور اس میں خوف بھر دیاجناچہ وہ دن رات اس کم سن اور نوخیز اسلامی ریاست کے خلاف سازشیں کرنے میں مشغول ہو گئے۔اور ان سب نے اپنے حصوں کی تمام سازشوں اور چالوں کو اکھٹا کیا اور ان کو تمام راستوں پر بکھیر دیا، مگر اس کے باوجود اللہ کے فضل اور

رحمت سے وہ ان کے شر سے محفوظ رہی۔ اس کے قائدین کے بارے میں اور کچھ معلوم اور ظاہر نہیں مگر ان کےموقف اور نقطہ نظر کی سچائی کی وضاحت،ان کے قول کی صداقت ، ان کےجھنڈے کی تابندگی ، اور ان کے منہج کی پاکیزگی۔ وہ خوشامد اور چاپلوسی کے ذریعے کسی کی حمایت اور پشت پناہی کی طمع نہیں رکھتے اور نہ اپنے دین کا نقصان برداشت کر کے کسی کو راضی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، ہر گز نہیں۔ اور نہ ہی کبھی وہ اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کرتے ہیں۔

جنگ دن بدن شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی ہے اور دولت الاسلامیہ بھی الحمدللہ قوی اور مظبوط تر ہو رہی ہے۔ مہاجرین اور انصار ثابت قدمی اور استقامت کے ساتھ احیائے خلافت کے راستے پر چلتے ہوئے اس کے جھنڈے تلے مجتمع ہو رہے ہیں۔ جنگ کی شدت میں اضافہ کے باوجود دولت الاسلامیہ نے تمدد اور وسعت حاصل کی، چناچہ اس کے دشمنوں اور مخالفین نے مل کرایک ہی کمان سے اس پر وار کرنے کا آغاز کیا، اور ملحدین ، اہل بدعت، فُساق اور مجرمین کی عداوت اس کے علاوہ ہے۔ اس سب کے باوجود دولت الاسلامیہ قائم رہی ، مجاہدین میں سے ان تمام لوگوں کے مقام اور مرتبے کو مقدّم رکھتے

ہوئے جنہوں نے جہاد میں ان سے سبقت کی تھی۔اس امر کی یقین دہانی کے ساتھ کہ نہ ہی بیان یا قول میں ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے ، نہ ان کی حکم عدولی کی جائے اور نہ ہی ان کی کسی رائے سے اختلاف روا رکھا جائے، مجاہدین کی صفوں میں اتحاد کو برقراررکھتے ہوئے اور ان فضیلیت اور شرف کے حامل لوگوں کے احترام کو یقینی بناتے ہوئے جنہوں نے جہاد اور نصرتِ دین کے معاملے میں سبقت کی۔

ہاں! ہم نے اس احترام اور عزت و تکریم کو قائم رکھا کیونکہ ہم مجاہدین کی اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے خواہاں تھے، سو ہم صبر کے ساتھ اسی طریقے پر چلتے رہے، باوجود اس کے ہم نے بعض ایسے اُمور سے متعلق معاملات کو دیکھا اور سنا کہ جو ہمیں شدید طور پر ناپسند تھے۔ پس ہم نے صبر کیا اور اپنے رستے پر قائم رہے، صرف خوبیوں اور محاسن کو بیان کیا اور عیوب اور مذموم امور پہ پردہ ڈالے رکھا، حتیٰ کہ ہم نے صریح انحراف کی ابتدا ہوتے دیکھی۔ پس ہم نے صبر کو ہی تھامے رکھا اور جہاد میں سبقت اور فضیلیت رکھنے والوں کے لیے تأویلات کا سہارا لینے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن افسوس کہ یہ معاملہ آگے سے آگے ہی بڑھتا گیا یہاں تک کہ انحراف بالکل واضح ہو گیا۔

(اشعار)

بے شک ہم اور ہمارے وہ معاملات کہ جن کا ہم انکار کرتے ہیں
اس بیل کی مانند ہیں کہ جس کو قصاب کے سامنے پیش کیا جا
رہا ہو

یا وہ کہ جس کو اس کے گھر والے زبردستی گھسیٹتے چلے جا
رہے ہوں
ایک ایسی نوجوان کنواری دوشیزہ جو اپنی عمر کے نویں سال
میں ہو

ہمارے بچانے کی سرتوڑ کوشش بے سود رہی اور بالآخراس کو
اُدھیڑ ڈالاگیا
اور کیا ہی عظیم سانحہ تھایہ اس شخص کے واسطے کہ جس کا
کام ہی پیوند سینا ہو

القائدۃ الجہاد کی قیادت درست منہج سے منحرف ہو گئی ہے۔ ایسا کہتے ہوئے شدید دکھ اورغم کی کیفیت ہم پر طاری ہے اور ہمارے دل افسُردگی سے پُر ہیں۔ ہم انتہائی افسوس کے

ساتھ ایسا کہنے پر مجبور ہیں باوجودیکہ ایسا نہ کہنا ہم کو کس قدر محبوب تھا۔ لیکن ہر حال میں حق کو بیان کرنا ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے اور یہ کہ اس سلسلے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہ کی جائے۔ بلاشبہ منہج میں تبدیلی اور ترمیم بالکل واضح اور عیاں ہو چکی ہے اور القائدہ اب القائدة الجہاد یعنی جہاد کا مرکز اور بنیادنہیں رہی۔ اب دینی اعتبار سے پست ترین لوگ بھی اس کی مدح سرائی میں مشغول ہیں، طواغیت اس سے دکھاوے کی محبت اور الفت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں، منحرف اور گمراہ کن عناصر اس کو پھُسلانے اور اپنے جال میں پھانسنے کے لیے سر گرداں ہیں۔ یہ اب جہاد کا منبہ و مرکز نہیں کہلائی جاسکتی ہے، وہ القائدہ کہ جو اَب صحوات اور سیکولر عناصر کے ساتھ ایک ہی خندق میں کھڑی ہے، وہ القائدہ جو صرف ابھی کل تک ان کے خلاف تھی مگر اب ان کے باطل نظریات پر راضی اور مطمئین ہے، اُن صحوات پر جو کہ اپنے بے بنیاد اور گمراہ کن فتاویٰ کی بنیاد پر مجاہدین کے خلاف صف آرا ہیں۔

بلاشبہ اب القائدہ روئے زمین پر جہاد کا مورچہ اور مرکز نہیں رہی ہے بلکہ اس کے برعکس اس کی قیاد ت دولت الاسلامیہ کے عزائم اور مستقبل قریب کی اسلامی خلافت (باِذن اللہ) کو تباہ

کرنے کے درپے ہے۔ انہوں نے اپنے منہج کو بدل ڈالا ہے اور متنازعہ اور مشتبہ حیثیت اختیار کر لی ہے، انہوں نے تفرقہ ڈالنے والے باغیوں کی بیعت کو قبول کیا ، انہوں نے مجاہدین کی صفوں کو منتشر کیا، انہوں نے اس دولت الاسلامیہ کے خلاف جنگ کا آغاز کیا جس کی بنیاد موحدین کے خون اور کھوپڑیوں کے اوپر رکھی گئی، وہ دولت الاسلامیہ جس کی تعریف و توصیف اور حمایت تمام اہل حق جہادی قائدین نے کی، جن کے سالہاسال اس کی شرعئی حیثیت کی تصدیق کرتے ہوئے گزرے، پوشیدہ اور ظاہراً دونوں طرح سے ۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو آج اس کے خلاف صف آرا ہیں۔ اور یہ معاملہ اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ دولت الاسلامیہ کے شہسواروں اور اس کے اُمراء کی شان میں قصیدے لکھے اور پڑھے جاتے تھےجس میں اس کی فضیلیت و برتری کا اعتراف کیا جاتا ، اور اس بات کو تسلیم کیا جاتا کہ دولت الاسلامیہ ہر مسلمان کی گردن پر ایک قرض ہے جس کا چُکانا ان پر واجب ہے۔

پھرآخر ایسا کیا ہے جو بدل گیا ہے؟ امیر بھی وہی امیر ہے، قیادت بھی وہی قیادت ہے، لشکر بھی وہی لشکر ہیں، منہج بھی وہی منہج ہے! پھر آخر ایسی کونسی تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ جس کی بِنا پر القائدہ ہمیں یوں رنجیدہ و غمزدہ کرنے کا سبب

بنی ؟ اور ہم پر ابنِ ملجم کی اولاد ہونے کا لیبل لگایا؟ اور ہمیں خوارج میں سے قرار دیا؟ اللہ سے ڈریں ! اپنی ذات کے حوالے سے، اور اللہ سے ڈریں ! مجاہدین کے حوالے سے۔ کس دلیل کی تحت آپ نے لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکایا؟ اور آپ ان کے خون کے بہنے کا سبب بنے؟ اور ان کی امارت کو بربادکرنے پرمتحرک ہوئے؟ اور اس کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑے ہوئے؟ بتائیے! آپ کو آپ کے ر ب کی قسم ہمیں بتائیے کہ کیا دلیل ہےآپ کے پاس ؟ بلاشبہ یہ الزامات بنا کسی ثبوت کے لگائے گئے ہیں، اور صرف اتنا کہہ دینا آپ کو اللہ کے سامنے نجات نہیں دے پائے گا۔ یقیناً آپ سے مہاجرین و انصار کے ہر اس خون کے قطرے کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ جس کے بہنے کاسبب آپ ہونگے۔ کیا آپ بھول گئے ہیں کہ بہت جلد آپ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونگے، اس حال میں کہ آپ کے دشمنوں میں اللہ کے راستے میں موجود مہاجرین اور انصار شامل ہونگے؟ اور وہ آپ کا گریبان تھام کر اپنے رب سے کہیں گے کہ :

یا رب ! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہم پر خوارج ہونے کا بہتان لگایا، اور اِنہوں نے مسلمانوں کو ہمارے خلاف بھڑکایا، اور اِن لوگوں نے اپنے فتاویٰ میں موحد مجاہدین کے قتل کے احکامات

صادر کیے، ایسے لوگوں کے خلاف کہ جنہوں نے اپنے نفوس کو آپ کے دین کی نصرت کی خاطر وقف کر دیا تھا، اور جنہوں نے اپنا خون صرف اورصرف آپ کے کلمے کی سربلندی کی خاطر بہایا، اور جنہوں نے اپنے جسموں کے ٹکڑے کروائے صرف اس مقصد کی خاطر کہ آپ کی نازل کردہ شریعت کا نفاذ ممکن ہو سکے۔

یا رب ! یہ اپنے افعال کے ذریعے سے مجاہدین کو کمزور کرنے کا سبب بنے،انہوں نے کفار کو مجاہدین کی مصیبت پر خوشیاں منانے کا موقعہ دیا، انہوں نے مجاہدین کے دشمنوں کو اُن پر قوی کر دیا اور انہوں نے مظلوم اور کمزور مسلمانوں کی تکلیف میں اضافہ کیا۔

یا رب ! یہ بہت دور دوسرے شہر میں بیٹھے تھے ۔ نہ ہی ان کی آنکھیں بذاتِ خود ادھر کے حالات دیکھ سکتی تھیں اور نہ ہی ان کے کان سننے پر قادر تھے ، لیکن انہوں نے اپنی طرف سے ہم پر بغیر کسی ثبوت یا جواز کے غیر مصدقہ الزامات لگائے۔

یا رب ! اِنہوں نے پوری روئے زمین پر موجود مجاہدین کی صفوں میں تفریق پیدا کر دی

یا رب ! یہ خود ایک عمل کے مرتکب ہوئے اور اسی پر دوسروں کو موردِ الزام ٹھراتے ہیں

یا رب ! اِنہوں نے ہمارا خون جائز ٹھہرایا اور اس کو بہانے کی اجازت دی اور ہمیں قتل کیا، سو اگر ہم ان کو چھوڑ دیں تو یہ ہم کو تہس نہس اور نیست و نابود کردیں اور اگر ہم اپنے دفاع میں ان پرجوابی کاروائی کریں تو یہ ذرائع ابلاغ میں چیختے چلاتے اور ہم پر خوارج ہونے کا لیبل لگاتے ۔

یا رب ! اِن سے پوچھیے کہ یہ شیخ عبدالعزیز کی خاطر کیوں نہیں روئے(اللہ اُن پر اپنی رحمت فرمائیں)؟ اور اُن کے قتل کے خلاف کیوں نہیں تحریض کی یا اُن کے خون کا مطالبہ کیا؟ اور یہ کہ اُن کو ضعیف العمری میں قتل کیا گیا جب کہ اُن کی زندگی عقوبت خانوں اور میدانوں کے بیچ گزری؟ کیا یہ خاموشی اس لیے ہے کہ اِن کو یقین ہے کہ شیخ عبدالعزیز کو دولت الاسلامیہ نے قتل نہیں کیا؟ اور کیا یہ اس صورت میں بھی ایسی ہی خاموشی اختیار کرتے کہ جب اُن کے قاتلوں کے بارے میں معلوم نہ ہوتا؟ یا پھر اس قتل کا ذمہ دار بھی دولت الاسلامیہ کو ہی ٹھہرایا جاتا؟

یا رب ! ان سے پوچھیے کہ اِنہوں نے سیناء میں موحدین کو قتل کرنے والوں کو اسی درجہ ملامت کیوں نہیں کی؟ اور ان کے قاتلوں کے خلاف لوگوں کو کیوں نہیں اُبھارا؟ اور ان کے طواغیت کی مدح سرائی اور ان کے واسطے دعائیں کیوں کیں؟

یا رب ! بے شک اِنہوں نے مجاہدین ، صحوات ، راہزن ڈاکوؤں اور مجرمین کے درمیان کوئی امتیاز اور فرق روا نہیں رکھا۔ اِنہوں نے سب کوملا کر ایک ساتھ اکھٹا کیا اور اُن کو ’اُمّت ‘ کا لقب عطا کیا اور اُن سب کو مجموعی طور پر مجاہدین قرار دیا، اور اُن کے واسطے دعائیں کیں ، اُن کی حمایت کی اور اُن کی مدد و اعانت کی، پس اس طرح اِنہوں نے جہاد (کے ثمرات) کو کئی دہائیاں پیچھے دھکیل دیا“۔

اے مسلمانوں! اے مجاہدین ! ہم نے ظلم و زیادتی کو برداشت کیا اور مسلسل صبر کرتے رہے تاکہ ’جہادی علامتیں ‘ نہ گرنے پائیں اور لوگ اپنے دین کے معاملے میں آزمائش میں نہ پڑ یں۔ ہم نے صبر اور تحمل کا مظاہر ہ کیا صرف اور صرف مجاہدین کی صفوں کو متحد اور یکجا رکھنے کے واسطے۔ لیکن افسوس !کہ ایسا ممکن بنانے کا کوئی راستہ باقی نہیں بچا! کوئی بھی راستہ نہیں۔ کیونکہ القائدہ (راہ حق) سے ہٹ گئی ہے اور اس نے اپنے

آپ کو تبدیل کر لیا ہے اور اپنے طریقے میں تغیّر پیدا کر لیا ہے ۔

القائدہ اور دولت الاسلامیہ کے درمیان اختلاف کی وجہ محض کسی مخصوص شخص کا قتل نہیں ہے، اور نہ ہی یہ اختلاف کسی خاص شخص کو بیعت دینے سے متعلق ہے۔ ان کے درمیان اختلاف صحوات سے قتال کرنے پر بھی نہیں ہے، جن سے قتال کے معاملے میں وہ عراق کی سرزمین پر ماضی میں اس کی مکمل حمایت کر چکے ہیں۔ بلکہ یہ معاملہ تو مسخ کردہ دین اور منحرف شدہ منہج کا معاملہ ہے۔ ایک ایسا نیا منہج کہ جو ملّتِ ابراہیم (علیہ السلام) کے برملا اظہار، طاغوت کے انکار، اِس کے حمایتیوں اور مددگاروں سے اعلانِ برأت، اور ان سے جہاد کرنے سے تبدیل شدہ ہے۔ ایسا منہج جو (نام نہاد) امن پسندی پر یقین رکھتا ہے اور اکثریت کی رائے کو مقدم رکھنے پر زور دیتا ہے، ایسا منہج جو جہاد کا ذکر کرنے اور توحید کے واشگاف اعلان سے جھجکتا ہے۔ اور ان کے متبادل کے طور پر اب انقلاب، (عوامی) مقبولیت، (عوامی) بغاوت، عوامی تائید و حمایت، جدّوجہد، تگ و دو، اور جمہور کی رائے جیسی اصطلاحات استعمال کرتا ہے، اور یہ کہ ناپاک روافض مشرک کو صرف دعوت کی حد تک قائل کرنے کی کوشش کی

جائے اور ان سے قتال نہیں کیا جائے گا۔

القائدہ اب 'اکثریت ' اور' جمہور' کے پیچھے بھاگتی ہے اور اس کو 'امت' کہ کر پکارتی ہے۔ اس نے اپنے موقف میں نرمی پیدا کر لی ہے اپنے دین کی قیمت پر۔ اور اب اُس طاغوت اَلاِخوان کے لیے دعائیں اور اظہارِ یکجہتی کیا جاتا ہے جس نے مجاہدین کے ساتھ جنگ کی اور ربِّ رحمٰن کی شریعت کو متروک کیا۔ اُس کو پوری امّت کے لیے ایک 'امّید' کے طور پر اور اَبطالِ اُمّت میں سے ایک بطلِ عظیم کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ کس اُمّت کی بات کر رہے ہیں اور کونسی تُند و تُرش فصل کی کٹائی کے منتظر ہیں۔

اب عیسائی جنگجو سپاہی بن گئے ہیں، اور اہل شرک و بت پرست جن میں ہندو،، سکھ اور ان جیسے دوسرے شامل ہیں ،شُرکاءِ وطن کہلائے جاتے ہیں جن کے ساتھ امن و سلامتی،، سکون اور تحمل و بردباری سے رہنا لازم ہے۔ ہر گز نہیں ، اللہ کی قسم ! دولت الاسلامیہ کاتو ایک دن کے لیے بھی یہ منہج نہیں رہا اور نہ ہی آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔ اس طرز پر لوگوں کی پیروی کرنا دولت الاسلامیہ کی حکمت ِ عملی نہیں ہے؛ کہ اگر وہ اچھے عمل کریں تو اچھا عمل کیا جائے اور اگر وہ برا عمل کریں

تو ان کی پیروی میں برا عمل اختیار کر لیا جائے۔ دولت الاسلامیہ کامنھج یہ ہے جس پر وہ قائم ہے، یعنی ؛ طاغوت کا انکار، طاغوت کے مددگاروں اور حمایتیوں سے اعلانِ برأت، اور ان کے خلاف تلوار اور نوک دار نیزوں کے ساتھ جہاد، دلیل اور اتمامِ حجّت کے ساتھ۔ پس جو اِس پر دولت الاسلامیہ سے متّفق ہو تو وہ اُس کا خیر مقدم کرتی ہے، اور جوکوئی اِس سے اختلاف کرے تو دولت الاسلامیہ کے لیے اُس کی کوئی وُقعت نہیں، چاہے وہ اپنے آپ کو ' اُمّت' ہی کیوں نہ کہلاتا ہو، اور چاہے دولت الاسلامیہ ایک خیمے میں اور پوری دنیا دسرے خیمے میں ہی کیوں نہ ہو۔.

اے اُمتِ مسلمہ ! یہ ہمارا منھج ہے جس سے ہم کسی بھی قیمت پر بھی ہٹنے کو تیار نہیں، انشاءاللہ۔ چاہے اِس پر ہم سے لڑنے والوں میں القائدہ ہی کیوں نہ شامل ہو، خواہ اِس پر قائم رہتے ہوئے ہمیں مکمل طور پر فنا ہی کیوں نہ کر دیا جائے حتی کہ صرف ایک شخص باقی رہ جائے جو اسی منھج کو تھامے ہوئے ہو۔ اے مجاہدین! اے موحدین! دولت الاسلامیہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ سایکس بیکو معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے عراق واپس لوٹ جائے۔ اس مطالبے کو وہ اپنی خط و خطابت میں خوب مزیّن اور خوشنما بنا کرپیش کرتے رہے، اور ۳ ماہ

قبل تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اُنہوں نےزور و جبر کر کے اور تکرار کے ذریعے اِس واپسی کو ممکن بنانے کی کوشش کی، مگر دولت الاسلامیہ اپنے رب کی اطاعت پر، اپنے نبی (ﷺ) کے حکم پر اور قرونِ اولیٰ کے مشائخِ جہاد کے طریقے پر استقامت کے ساتھ جمی رہی ۔ سو کیا فقط اسی بنا پر اِس کا منہج اب خوارجیہ حروریہ بن گیا؟ صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ اِس سے بھی بدتر یہ کہ؛ دولت الاسلامیہ لوگوں پر جھوٹ بولتی ہے ، یہ اپنے موقف میں منا فقانہ روش کو اختیار کیے ہوئے ہے، اور یہ تقیّہ کا استعمال کرتی ہے۔

اِن کو ہم پر کھلم کھلا اعلان ِجنگ کرنے کے واسطے کسی حیلہ کی تلاش تھی جو ان کو ایک شخص کے قتل کا الزام لگانے کی صورت میں مل گیا، سو اِسی کو بنیاد بنا کر اِن کے لیے دولت الاسلامیہ کے منصوبے کو خاک میں ملانے اور اُس خواب کو زندہ دفن کرنے کا دروازہ کھل گیا جس کی خاطر ہزاروں موحدین نے ہجرت کی، اور جس کے راستے میں ہزاروں پاک اور مقدس نفوس فراخدِلی کے ساتھ قربان کیے گئے۔ سو کیا یہ ہے قرآن و سنت سے اخذ شدہ منہج؟ کیا اِسی کو حکمت اور بصیرت کہا جاتا ہے؟ یا ان سازشوں کا مقصد اِس سے بھی بڑھ کر اور کچھ ہے؟ بےشک ! منہج میں تغیّر اور تبدیلی پیدا ہو چکی ہے، پس

اے مجاہدین ! آپ ابھی سے انتخاب کر لیجیئے کہ آپ کس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دینے جا رہے ہیں؟ اور منہج کے اعتبار سے آپ کن کی صفوں میں شامل ہونگے؟

اے اللہ! ہم آپ سےا تفاق و اتحاد نصیب ہوجانے کے بعد کمزور ہوجانے سےپناہ طلب کرتے ہیں۔

پس اے دولت الاسلامیہ کے شہسواروں ! آپ اس بات کو جان لیجیئے کہ ہم اللہ کے حکم اور توفیق سے امام المجاہدین شیخ اسامہ بن لادن ، امیر الاِستشہادین شیخ ابو مصعب الزرقاوی ، دولت الاسلامیہ کی تأسیس رکھنے والے پہلے امیر شیخ ابو عمر البغدادی اور ان کے وزیر شیخ ابو حمزہ المہاجر کے منہج پر قائم ہیں۔ ہم ہر گز تبدیل نہ ہونگے انشاءاللہ اور نہ ہی اپنے موقف سے ہٹیں گے ، حتیٰ کہ ہم بھی اِن ہی کے راستے پر چلتے ہوئے اُس چیز کا مزہ چکھ لیں جو اُنہوں نے چکھا۔ ہم احیائے خلافت کے راستے پر گامزن ہیں اور کوئی چیز ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی انشاءاللہ، اور ہم اللہ کے حکم سے اس کو دوبارہ لوٹا کے رہیں گے ۔ ہم اس کی عظمت کو واپس لوٹائیں گے،اس کی رفعت کو واپس لوٹائیں گے، اپنے خون ، اپنے سروں اور اپنی لاشوں کے ذریعے سے۔ پس آپ اپنے موقف سے ہر گز مت ہٹیں

اور نہ اس میں کوئی تبدیلی پیدا کریں۔ مہاجرین کے جُھنڈ کے جُھنڈ آ آ کر دولت الاسلامیہ کے جھنڈے تلے جمع ہوتے رہیں گے، چاہے اُنہیں زنجیروں میں جکڑ دیا جائے ، اور عقوبت خانوں میں تشدد کرکے بے حس و حرکت اور بے ہوش کر دیا جائے۔ اُن کے اور دولت الاسلامیہ کے درمیان کبھی بھی شبہات حائل نہیں ہونگے، نہ ہی طواغیت اُن کو روک پائیں گے، اور نہ ہی گمراہ لوگ اُن کو تاریکی میں رکھ سکیں گے۔ اُن کا رب ان کو باہر نکالے گا، اُن کا رب ان کو ہدایت کا نور عطا کرے گا، بے شک تمہارا رب تمہاری مدد اور ہدایت کے لیے کافی ہے۔

اے اللہ! اگر دولت الاسلامیہ خوارج ہے تو آپ اس کی کمر توڑ ڈالیے ، اس کی قیادت کو قتل کر دیجیے، اس کے جھنڈے کو گرا دیجیے اور اس کے لشکروں کی حق کی طر ف راہنمائی کر دیجیئے۔

اے اللہ! اگر یہ حقیقتاً ایک اسلامی ریاست ہے جو آپ کی کتاب اور آپ کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق حکم کرتی ہے اور آپ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتی ہے تو آپ اس کو استقامت عطا فرمایئے،اس کو عزت و سرفرازی عطا فرمایئے ، اس کی مدد فرمایئے ، اس کو زمین پر مضبوطی اور استحکام

نصیب فرما دیجیئے، اور اس کو خلافت علی منهاج النبوّه کا پیش خیمہ بنا دیجیئے۔ پس آپ سب اِس پر ’آمین‘ کہیں! اے مسلمانوں!

ا ے اللہ! آپ ایسے لوگوں سے خود نمٹ لیجیئے جنہوں نے مجاہدین کی صفوں کو منشر کر ڈالا اور جنہوں نے مسلمانوں کے کلمہ میں تفریق ڈال دی، کفار کو خوشی عطا کی اور مؤمنین کو غضبناک کیا، اور جہاد کو کئی سال پیچھے دھکیل دیا۔

اے اللہ ! آپ ان کے رازوں کو فاش کر دیجیے اور ان کے مخفی ارادوں کو عیاں کردیجیئے، اور اُن پر اپنا غضب نازل فرمایئے، ان کواپنی رحمت سے دور کر دیجیئے اور اُن پر اپنی قدرت اور طاقت کے مظاہر آشکار کر دیجیئے۔ پس آپ سب اِس پر ’آمین‘ کہیں! اے مسلمانوں!

شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی حفظہ اللہ

سرکاری ترجمان دولت الاسلامیہ فی العراق و الشام

۱۷ جماد الآخر ۱۴۳۵ ہجری